Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۳/۶۸ | ۱۹ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ ۱۰ فتح ۱۳۵۸ہش ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۸۰

یہ ربوہ کے مکینوں کی ذمہ داری ہے کہ ربوہ میں کسی قسم کا گند نہ ہو

جلسہ سالانہ کی آمد کے سلسلے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے ... کچھ انتظامات ایسے ہیں جن کا تعلق اہل ربوہ اور ربوہ سے باہر کی جماعتوں سے ہے ...... جن باتوں کا تعلق اہل ربوہ سے ہے اُن میں پہلے نمبر پہ صفائی اور طہارت اور ایسی فضا کا پیدا کرنا ہے جس میں کسی قسم کا گند نہ ہو اور یہ ربوہ کے مکینوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو صفائی ہمارے سامنے ہی جو اس سے تعلق رکھنے والی چیز ہے ...... جن راہوں پر ہمارے بھائیوں نے جو باہر سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئیں گے چلنا ہے اُن راستوں کو صاف کیا جائے، اُن کے گڑھوں کو پُر کیا جائے جو غیر ہموار جگہیں ہیں اُن کو ہموار کیا جائے تاکہ انہیں ٹھوکر نہ لگے ..... ربوہ میں سڑکوں یا راستوں پر یا ایسی جگہوں پر جن کے قریب سے ہم نے گزرنا ہے ایسی گندگی نہ ہو جس سے بدبو اٹھ رہی ہو اور ہمارے ناک کراہت محسوس کریں اور باہر سے آنے والے سوچیں کہ اہل ربوہ کو کیا ہو گیا ہے، ان سے اتنا نہیں ہو سکا کہ ہمارے آنے سے پہلے اپنے اس پاک شہر کو اس لحاظ سے بھی پاک کر دیتے۔ آپ پہ خواہ مخواہ بدنامی کا ایک داغ لگ جاتا ہے پس صفائی کا ایک یہ حصہ بھی ہے ......

ایک صفائی کا تعلق کانوں سے ہے۔ پبلک پلیسز (PUBLIC PLACES) میں جن میں سڑکیں بھی ہیں اور سڑکوں کے علاوہ بعض اور مقامات بھی ہوتے ہیں جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں وہاں ...... فحش کلامی نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے جو اچھی نہ لگے اور قبیح ہو ...... بعض ایسی باتیں ہیں کہ اگر دوست گھر کے اندر بیٹھے ہوئے ہنسی مذاق کر لیں تو وہ قابل اعتراض نہیں ہوتیں لیکن اگر وہی چیز سڑکوں پر کی جائے تو وہ قابل اعتراض ہو جاتی ہے۔ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ اگر مردوں میں ہو رہی ہوں تو اتنی زیادہ قابل اعتراض نہیں ہوتیں لیکن اگر کوئی بہن وہاں سے گزر رہی ہو اور اس کے کانوں میں بھی وہی آواز پڑ جائے تو وہ بات بڑی سخت قابل اعتراض ہو جاتی ہے کہ تم نے اپنی بہنوں کا خیال نہیں رکھا اور اپنی زبانوں کو قابو میں نہیں رکھا۔ پس خاص طور پر یہ کہا گیا ہے کہ اپنے ماحول کی فضا کو ... صاف رکھو۔ جب ہم بولتے ہیں تو آواز کی لہریں چلتی ہیں اُن میں گندگی نہیں ہونی چاہیئے وہ بھی صاف ہونی چاہئیں۔"

(الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۷۸ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے بہنوئی محترم شریف احمد صاحب وڈرائیچ آف کراچی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بیمار ہو گئے اور C.M.H حیدر آباد میں زیر علاج ہیں۔ سب بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد از جلد صحت یاب کرے۔ آمین

(رضیہ اہلیہ میاں عبد الحی سابق مبلغ انڈونیشیا)

جلسہ سالانہ پر بیرون پاکستان سے آنے والے پاکستانی زائرین کے لئے ملاقات کا وقت

جلسہ سالانہ پر بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے پاکستانی احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہ اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ جلسہ سالانہ پر غیر ملکی نمائندگان کی ملاقات کے معاً بعد بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے پاکستانی احباب بھی حضور سے شرف ملاقات حاصل کر سکیں گے۔

ملاقات انشاء اللہ ۲۹ دسمبر کو گیارہ بجے صبح ہوگی۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۱۰ فتح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بڑا انعام اور سب سے بڑی سزا

اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور مومنات کے لئے سب سے بڑا انعام اپنی رضامندی کو اور سب سے بڑی سزا اپنی ناراضگی کو قرار دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی اصل جنت ہے اور دوزخ اس کی ناراضگی ہی کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنات کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا بھی وعدہ کیا ہے) اور ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے (جو اُن کو ملے گا)۔ اس (سب سے بڑے انعام) کا ملنا (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جنت میں ملنے والی نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور ان نعمتوں میں سے جس نعمت کو سب سے بڑا انعام قرار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کئے بغیر جنت کا حصول ممکن ہی نہیں۔ اسی لئے اصل جنت اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی ہے جسے اِس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے تو وہ اِس دُنیا میں بھی دم نقد بہشت میں ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی اس کے لئے جنت ہی مقدر ہوتی ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ کہکر اپنی رضامندی کو سب سے بڑا انعام قرار دیا ہے۔ یہی فی الحقیقت اصل انعام ہے دوسرے انعام اس کے نتیجہ میں ہی ملتے ہیں۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو ملنے والی سب سے بڑی سزا خود اپنی ناراضگی کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سب سے بڑی سزا اور اس کے انتہائی خطرناک عواقب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (آلِ عمران آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ بلاشبہ جو لوگ (دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے متعلق) اللہ سے کئے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیا اور اس کی زینتیں) لیتے ہیں تو یہ لوگ (ایسے) ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور نہ اللہ ان سے ہمکلام ہوگا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا۔ اور ان کے واسطے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی سزا کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ ان سے ہمکلام ہوگا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا۔ یہ تینوں سزائیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہی سب سے بڑی سزا ہے اور اس کی ناراضگی ہی کا دوسرا نام دوزخ ہے جیسا کہ اس آیت کے آخر میں وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ سو جو شخص اپنی بدعہدیوں، نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے وہ ظاہری عیش و آرام کے باوجود اِس دنیا میں ہی دوزخ میں ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگی۔

مذکورہ بالا ہر دو آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے۔ اور اُس کی ناراضگی سب سے بڑی سزا پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ سب سے بڑا انعام کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے اور زندگی بھر نبھاتے چلے جانے کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اسی طرح انسان سب سے بڑی سزا کا مستوجب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو توڑنے کے نتیجہ میں بنتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ ہر دم اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں وہ اپنے خدا کو اپنے اُوپر ناراض نہ کرلیں اور اس خوف کے زیرِ اثر وہ دن رات اُس کی رضا کے حصول میں لگے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کی اس بنیادی صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۝

(الرعد آیات ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ:۔ یقیناً عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں (یعنی) ایسے لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس پختہ عہد کو نہیں توڑتے اور جو ان تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھُپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں انہی کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔

پس اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور یہی وہ سب سے بڑا انعام ہے جس کے حصُول کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ سب سے بڑا انعام حاصل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کیساتھ کئے ہوئے عہد کو نبھانے اور تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر اعمالِ صالحہ بجا لانے سے اور یہی وہ انعام ہے جس کے حصول کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خُدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُس میں کوئی جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خُدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو...... خُدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ...... چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایثار و قربانی

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف ربوہ

ایثار و قربانی

امام راغب علیہ الرحمۃ نے ایثار کے معنی تفضیل یعنی فوقیت و ترجیح کے کئے ہیں مفہوم اس کا یہ ہے کہ اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دینا اور اپنے حق پر دوسروں کے حق کو مقدم رکھنا۔ اور ایثار اس وقت ہوتا ہے جب آپ اپنے حق کو قربان کریں۔ قربانی کے جذبہ کے بغیر ایثار ہو نہیں سکتا۔

آیت کا شان نزول

قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی یہ صفت بیان کی گئی فرمایا۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

(الحشر آیت ۱۰)

کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود ضرورت کیوں نہ ہو۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت انصار صحابہ رضی کے بارہ میں نازل ہوئی اور اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ آیت کے سیاق و سباق میں انصار کا ہی ذکر ہے۔ مکہ کو چھوڑ کر جو لوگ مدینہ آ گئے تھے انہیں مہاجر کہتے تھے اور مدینہ کے رہنے والوں کو انصار کہتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کی اس لئے وہ انصار کہلائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا يَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

کہ یہ انصار اپنے دلوں میں اس مال کی جو انہیں دیا گیا کوئی خواہش نہیں رکھتے اور باوجود اس کے کہ انہیں خود ضرورت تھی وہ مہاجرین کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کی شان نزول یہ ہے کہ سنہ ۴ھ میں جب بنو نضیر کے اموال غنیمت میں آئے تو حضور نے انصار کو بلایا۔ مہاجرین کے لئے ان کے گزشتہ ایثار اور قربانی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا تم اگر چاہو تو بنو نضیر کے غنائم تم میں اور انصار میں تقسیم کر دوں اور اگر مناسب سمجھو تو میں یہ اموال مہاجرین میں تقسیم کر دوں اور وہ تمہارے مکان خالی کر دیں۔ اس پر انصار کے رئیس سعد بن عبادہ رضی اور سعد بن معاذ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ یہ مال غنیمت مہاجرین میں ہی تقسیم کر دیں۔ اور وہ بدستور ہمارے مکانوں میں رہیں۔ حضور نے انصار کو بلا کر ان سے رائے طلب کی تو انہوں نے کہا۔

رَضِيْنَا وَسَلَّمْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اے اللہ کے رسول ہم اس پر راضی ہیں اور سر تسلیم خم ہے۔ یہی ہمیں منظور ہے۔

اس پر خدا کے محبوب پیغمبر نے فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ

اے اللہ انصار پر بھی رحم کر اور ان کی اولاد پر بھی۔ انصار سے مخاطب ہو کر مزید فرمایا۔ انصار میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔ صبر کرنا۔ حوض کوثر پر پھر میں اس کی تلافی کر دوں گا۔ اس کے یہی معنے ہیں نا کہ آج تم خود ایثار کر رہے ہو۔ اس کے بدلہ کی توقع اس دنیا میں نہ کرنا (قرطبی صفحہ ۲۱ زیر آیت وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ) پھر تین سال بعد یعنی سنہ ۷ھ میں جب خیبر فتح ہوا تو مہاجرین نے انصار کے مکان و باغات انہیں واپس کر دیئے۔ (مسلم کتاب الجہاد)

ابو طلحہ کا ایثار

احادیث میں ایک مشہور واقعہ درج ہے کہ ایک روز ایک شخص نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے گھر پیغام بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانے کا انتظام کیا جائے تو گھر سے اطلاع آئی کہ سوائے پانی کے گھر میں کھانے پینے کے لئے کوئی چیز نہیں حضور نے ارشاد فرمایا کون اس کی مہمانی کرے گا۔ ابو طلحہ رضی انصاری نے عرض کی حضور مجھے یہ سعادت عطا کریں۔ چنانچہ وہ مہمان کو گھر لائے۔ اور بیوی سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کا اکرام کرنا۔ بیوی نے کہا گھر میں صرف اتنا کھانا ہے کہ بچے کھا سکیں۔ حضرت ابو طلحہ رضی نے بیوی سے کہا تم کھانا تیار کرو۔ دیا جلاؤ اور بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دو۔ جب رات کے کھانے کا وقت آیا۔ تو وہ نیک بخت عورت بچوں کو سلا چکی تھی۔ اس نے دسترخوان بچھایا اور بتی ٹھیک کرنے کے بہانے اٹھی۔ اور دیا بجھا دیا۔ اور آپ دونوں مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ خود بغیر کھانا کھانے کے منہ ہلاتے رہے۔ وہ بھوکے رہے اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ صبح حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا

ضحک اللہ اللیلۃ
وعجب من فعالکما

کہ تمہارے رات کے اس فعل پر خدا نے خوشی سے مسکرا دیئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(بخاری کتاب المناقب باب ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ)

کہ خواہ انہیں ضرورت ہو وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی فلاح پانے والا ہے۔ یہ حدیث بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی میں بھی آئی ہے۔

ابو طلحہ کے مناقب

یہ ابو طلحہ رضی وہی جلیل القدر صحابی ہیں۔ جنہوں نے اپنے بچے کی وفات پر عدیم المثال صبر کیا تھا اور اللہ نے پھر اس کے نتیجہ میں سات بیٹے دیئے تھے جو سب کے سب عالم دین تھے۔ ہاں ہاں یہی ہیں وہ ابو طلحہ جنہوں نے اپنا باغ اور میٹھے پانی کا کنواں راہ خدا میں دے دیا تھا۔ جب یہ آیت اتری تھی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

یہی ابو طلحہ ہیں جن کی جنگ احد میں ایثار و قربانی پر یہ آیت اتری تھی۔

مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

کہ جب حضور احد کے میدان میں زخمی ہوئے تو یہ حضور کے سامنے ڈھال بن کر سینہ سپر ہو گئے تھے۔ اور یہ کہتے تھے۔ نحری دون نحرك یا رسول اللہ یا رسول اللہ آج آپ پر ہونے والا ہر حملہ اپنے سینہ پر لوں گا۔ آج ہر تیر ابو طلحہ اپنے سینہ پر لے گا۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں غزوات میں شمولیت کی وجہ سے ابو طلحہ کوئی روزہ نہ رکھ سکے تھے حضور کے بعد سوائے عیدین کے کبھی روزہ نہ چھوڑا۔ (بخاری باب من اختار الغزو علی الصوم) اور یہی ہیں وہ صاحب خیر و ایمان ابو طلحہ کہ جب مکہ میں شراب کی حرمت کا اعلان ہوا تو حضرت انس رضی کو اسی حالت میں کہا کہ شراب کے مٹکے توڑ دو۔ یہی وہ صاحب عشق و وفا صحابی ہیں کہ جب حضور نے حجامت بنوائی تو آپ کے موئے مبارک بطور تبرک کے سنبھال لئے۔

سلف کے ایثار کے چند واقعات

مفسرین نے اس آیت کے تحت ایثار کے کئی واقعات درج کئے ہیں۔ ایک واقعہ یہ درج کیا کہ ابو نصر عبد الرحیم بن الکریم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی نے ایک صحابی کو بکری کا سر تحفہ کے طور پر بھیجا۔ اس صحابی نے تحفہ لانے والے کو کہا

ان اخی فلاناً وعیاله الی ھذا

کہ میرے فلاں بھائی اور اس کے اہل و عیال کو اس کی ضرورت مجھ سے زیادہ ہے۔ یہ سر ان کو دے آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس طرح سات گھروں میں یہ تحفہ چکر لگاتا ہوا پھر پہلے کے پاس آ گیا کہ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میرا فلاں بھائی زیادہ ضرورت مند ہے اسے دے آؤ۔ موطا امام مالک میں واقعہ درج ہے کہ ایک مسکین نے حضرت عائشہ رضی سے سوال کیا۔ اس دن حضرت عائشہ رضی روزہ سے تھیں اور گھر میں افطار کے لئے صرف ایک ہی روٹی تھی حضرت عائشہ رضی نے لونڈی سے کہا وہ روٹی اس سائل کو دے دو۔ لونڈی نے عرض کی ام المومنین افطاری کے لئے گھر میں یہی ایک روٹی ہے آپ نے فرمایا وہی روٹی سوالی کو دے دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ لونڈی نے حکم کی تعمیل کی۔ شام ہوئی تو کسی نے تنور میں پکا ہوا بکری کا گوشت تحفہ کے طور پر بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے لونڈی سے کہا۔ یہ لے کھا یہ تیری اس لاڈوٹی سے بہتر ہے۔ (قرطبی جلد ۱۸ زیر آیت ہذا)

حضرت ابن عمرؓ کا ایثار

امام نسائی نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ بیمار تھے۔ آپ کو خواہش ہوئی تو ایک درہم کے انگور منگوائے۔ ایک مسکین آگیا اس نے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا یہ انگور اسے دے دو۔ اس سائل کو ایک شخص راستہ میں ملا۔ اس نے ایک درہم کو اس سے وہ انگور خرید لئے۔ اور وہ انگور حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ پھر کہیں سے ایک سوالی آ نکلا۔ اس نے سوال کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اسے دے دو۔ وہ لے کر اپنی راہ ہوا۔ پھر ایک آدمی اتفاقاً اسے مل گیا۔ اس نے وہ انگور ایک درہم میں خرید لئے۔ اور بغیر کچھ بتلائے حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ لیکن حضرت ابن عمرؓ کو یہ علم نہ تھا کہ یہ وہی انگور ہیں جو انہوں نے راہ خدا میں دیئے تھے۔ (قرطبی جلد ۱۸)

ابوعبیدہ اور معاذ کا ایثار

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے چار سو دینار کی ایک تھیلی ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی ذاتی ضرورت کے لئے بھیجی۔ قاصد کو آپ نے فرمایا یہ تھیلی لے جاؤ اور وہیں ٹھہر کر دیکھنا وہ کیا کرتے ہیں۔ تھیلی وصول کی تو حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح نے کہا اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے۔ اور پھر خادم کو کہا اس میں سے سات فلاں کو دے دو۔ اور پانچ فلاں کو اور ساری رقم تقسیم کر دی۔ قاصد نے بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا۔

پھر حضرت عمر فاروقؓ نے یمن کے گورنر معاذؓ بن جبل کو اسی طرح تھیلی بھجوائی۔ اور قاصد کو کہا وہاں ٹھہر کر دیکھنا معاذ کیا کرتے ہیں۔ قاصد نے معاذؓ بن جبل کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ امیر المومنین نے یہ رقم آپ کی ذاتی ضروریات کے لئے بھیجی ہے۔ انہوں نے تھیلی لی اور کہا اللہ عمرؓ پر رحم کرے پھر خادم سے کہا اس میں سے اتنی رقم فلاں کو دے دو اتنی فلاں کو۔ معاذ کی بیوی نے یہ داد و دہش دیکھی تو کہا نحن واللہ مساکین فاعطنا بخدا ہم بھی مسکین ہیں۔ اور جب بیوی نے کہا ان کے پاس اس رقم میں سے صرف دو درہم باقی تھے۔ قاصد نے بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر جو دیکھا تھا بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ سب باہم بھائی ہیں اور ایک کا دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ (قرطبی جلد ۱۸ زیر آیت ہذا)

اس آیت کے تحت امام قرطبی نے حضرت عائشہؓ کی اس قربانی کا بھی ذکر کیا جب امیر معاویہؓ نے دس ہزار دینار ان کی خدمت میں ہدیہ پیش کیے تو انہوں نے سب رقم تقسیم کر دی۔

ادب المفرد میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمرؓ کا یہ قول درج کیا ہے آپ فرماتے ہیں ایک وقت تھا۔

ما احدٌ احق بدینارہٖ ودرھمہٖ من اخیہ المسلم

(ادب المفرد باب من اغلق الباب علی الجار)

کہ کوئی بھی شخص اپنے روپے پیسے پر اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق نہ رکھتا تھا۔

امام بخاری نے اپنی اسی کتاب میں محمد بن زیاد کا یہ قول نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

میں نے اپنے اسلاف کو دیکھا وہ ایک ہی مکان میں اپنے کنبوں کے ساتھ رہائش پذیر ہوتے۔ اگر کبھی مہمان آگیا تو اس نے دوسرے کے چولہے سے ہنڈیا اٹھا کر اپنے اپنے مہمانوں کو کھلا دی۔ وہ آیا ہنڈیا کو چولہے سے غائب پایا۔ پوچھا ہنڈیا کون لے گیا؟ تو مہمان والوں نے کہا مہمان آ گئے تھے۔ ہم نے لی تھی۔ تو وہ کہتا اللہ آپ کے لئے مبارک کرے۔ (ادب المفرد)

جان بلب پیاسوں کا ایثار

آیت یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ کے تحت امام قرطبی یہ واقعہ بھی لائے ہیں۔ حذیفہ عدوی کہتے ہیں۔ یرموک کے روز (یہ وہ جنگ ہے جس میں مسلمانوں نے کفار کی صفیں الٹ دی تھیں۔ اور لاکھوں کے لشکر کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کے رکھ دیا تھا۔ کفار کے بہادروں نے ایک دوسرے کو زنجیروں سے باندھ لیا تھا لیکن وہ اپنی مقدر شکست کو ٹال نہ سکے تھے) میں اپنے چچا زاد کو تلاش کر رہا تھا۔ میرے پاس کچھ پانی تھا کہ اگر اس میں کوئی جان باقی ہوئی تو اسے پلاؤں گا۔ مجھے وہ مل گئے میں نے کہا پانی پلاؤں؟ انہوں نے جنبش سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پاس ایک اور شخص کے کراہنے کی آواز آئی۔ میرے چچا زاد نے کہا یہ پانی ان کے پاس لے جاؤ۔ وہ زخمی ہشام بن عاص تھا۔ میں نے ہشام سے کہا۔ پانی پلاؤں اس نے اشارہ کیا ہاں۔ میں ان کے پاس پانی لے کر گیا۔ تو پاس ہی ایک اور کراہ رہا تھا۔ ہشام نے مجھے کہا کہ یہ پانی ان کو پلا دو۔ میں پانی ان کے پاس لے کر گیا تو وہ خدا کو پیارے ہو چکے تھے۔ میں اپنے چچا زاد کے پاس پانی لے کر گیا تو وہ خدا کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

ابویزید بسطامیؒ

ابویزید بسطامیؒ بیان کرتے ہیں میں حج کے لئے گیا۔ وہاں مجھے ایک بلخی نوجوان ملا جس کے سامنے میں مغلوب ہو گیا۔ اس نے پوچھا ابویزید! زہد کی کیا تعریف ہے۔ میں نے کہا اگر مل جائے تو کھا لیتے ہیں۔ اگر نہ ملے تو صبر کرتے ہیں۔ اس نوجوان نے کہا بلخ میں کتے بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا تمہارے نزدیک زہد کی کیا تعریف ہے۔ اس نے کہا اگر نہ ملے تو ہم شکر کرتے ہیں۔ اگر مل جائے تو دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں۔

ابوالحسن انطاکی

ابوالحسن انطاکی کا واقعہ ہے کہ رے کے قریب تیس کے قریب مہمان ان کے ہاں آئے۔ چند روٹیاں تھیں۔ جن سے سبھی سیر نہ ہو سکتے تھے۔ انہوں نے روٹیوں کے ٹکڑے کر دیئے اور کسی طرح دیا بجھا دیا۔ اور کھانے پر سب کو بٹھا دیا۔ جب دسترخوان اٹھایا تو کھانا اسی طرح تھا کسی نے بھی نہیں کھایا تھا۔ گویا ہر ایک کی یہی خواہش تھی۔ میرا بھائی کھا لے۔ وہ سیر ہو جائے۔

ایثار و قربانی کے یہ واقعات قصے کہانیاں نہیں ہیں۔ ان کے بارے میں مفتی نامفتی کہہ کر ہم عملی اقدام سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ اس خود غرض اور نفس پرستی کے زمانہ میں ایک شخص اس مادی دور میں روشنی کا بلند مینار بن کر ظاہر ہوا۔ اور اس نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ یہی زندگی ہے کہ ہم ان اعلیٰ اخلاق کو اختیار کریں اور وہ تھے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام معلم حقیقی رسول ظلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند۔ انہوں نے ایثار و قربانی کی پھر ایسی ہی مثالیں ہمارے سامنے رکھیں۔ اپنے گھر قادیان سے اپنے خادم اور گھوڑے کے ساتھ بٹالہ روانہ ہوتے ہیں۔ بسا اوقات خادم گھوڑے پر سوار ہوتا۔ اور آپ پیدل ساتھ ہوتے۔ منزل کے قریب پہنچ کر بعض دفعہ مخدوم سواری کے ساتھ پیدل ہوتے اور خادم گھوڑے پر سوار منزل پر پہنچ کر حضور علیہ السلام خادم محمد صلے اللہ علیہ وسلم غلام احمد علیہ السلام ایک آنہ کی دال روٹی سے گزارہ کر لیتے۔ اور خادم کو اس زمانہ میں پیٹ بھرنے کے لئے چار آنہ دے دیتے۔

(در منثور ص۴۲۔ از حضرت میاں بشیر احمد صاحب)

خادم مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی چارپائی پر سوئے ہوتے ہیں۔ اور حضور چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب کی آنکھ کھلتی ہے۔ چونک کر اٹھتے ہیں اور گھبرا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مخدوم بڑی محبت سے پوچھتے ہیں۔ مولوی صاحب آپ کیوں اٹھ بیٹھے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا۔ حضور نیچے لیٹے ہیں۔ میں چارپائی پر کیسے سو سکتا ہوں۔ حضور کے چہرہ پر تبسم آیا فرمایا آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا ہوں۔ بچے شور کرتے تھے اور میں انہیں روکتا تھا۔ کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبدالکریمؓ ص۳۶)

ہاں ہاں میں اس کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے اپنا بستر بھی دے دیا۔ خود سردیوں کی یخ رات بغیر بستر کے گزار دی۔ اور محبوب موعود فرزند مصلح موعود پر بستری چوغہ ڈال دیا۔ اور جب خدام کو علم ہوا کہ حضور نے اپنا بستر بھی دے دیا۔ اور آپ کے پاس کوئی بستر شب باشی کے لئے نہیں تو حاضر ہو کر ندامت کا اظہار کیا۔ اور بستر واپس کرنا چاہا تو فرمایا کسی مہمان کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی۔

(اصحاب احمد جلد ہم ص۱۱۸)

میرے آقا! آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں۔ جب یہ اخلاق ناپید اور ناممکن تھے آپ نے انہیں ممکن کر دکھایا۔ آپ نے اخلاق محمدیؐ کی شمع روشن کر کے ہمیں مجاز کی راہ دکھائی۔ احمدیت کے جاں نثارو! آپ نے ہمیں مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔"

(شہادت القرآن ص۹۹ روحانی خزائن)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۵ سال پہلے - ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۴ء

"عورتوں پر خصوصیت سے امۃ الحی کا احسان ہے"

حرم محترم حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

جماعت احمدیہ نے اپنے ٹھوس اور زبردست نظام تعلیم کی بدولت جو شخصیات پیدا کیں ان میں صرف مرد ہی شامل نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت سی اولوالعزم خواتین بھی شامل تھیں۔ انہی میں سے ایک شخصیت حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ حرم دوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تھی۔

حضرت سیدہ صاحبہ سیدنا حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ جماعت کی کبار خواتین میں حضرت سیدہ موصوفہ کا درجہ بہت بلند ہے۔

یہ عظیم المرتبت خاتون آج سے ٹھیک ۵۵ سال قبل آج ہی کے دن ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو وفات پاگئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرت سیدہ امۃ الحیؓ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"عورتوں پر خصوصیت سے میری اس بیوی کا احسان ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد میرا منشاء نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحی نے مجھ کو رقعہ لکھا اس وقت میری ان سے شادی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں اسلئے میں اپنے والد صاحب کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے اب آپ اس کو جاری رکھیں وہ رقعہ ہی تھا جس کی بناء پر میں نے عورتوں میں درس دینا شروع کیا اور وہ رقعہ ہی تھا جس کی وجہ سے میرے دل میں ان سے نکاح کا خیال پیدا ہوا۔ پس اگر اس درس کی وجہ سے کوئی فائدہ عورتوں کو پہنچا ہو تو یقیناً اس ثواب کی مستحق بھی مرحومہ ہی ہے ..... بلکہ حق تو یہ ہے کہ عورتوں میں خطبے، لیکچرز، سوسائٹیاں اور ہر ایک خیال جو عورتوں کے متعلق ہو سکتا ہے اسی کی تحریک دہی ہیں"

(الفضل ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۴ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۷۶)

سیدہ امۃ الحی سے حضور کا نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے حضور کا نکاح ۳۱ر مئی ۱۹۱۴ء کو ہوا۔ خطبہ نکاح حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ نے پڑھا۔ مہر ایک ہزار روپیہ قرار پایا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے صاحبزادے میاں عبدالحی صاحب حضرت صاحبزادی صاحبہ کے ولی تھے۔ جب آپ سے نکاح کی منظوری کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جو کہ نہایت ہی مؤثر اور رقت آمیز تھی۔ آپ نے کہا کہ:۔

"میں آپ صاحبان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ وہ انسان تھے جنہوں نے اپنی عمر اپنا مال، اپنی جان آپ لوگوں کے لئے قربان کر دی ان کی چیزیں تمہاری چیزیں ہیں ان کا مال تمہارا مال ان کی جائیداد تمہاری جائیداد ہے۔ اس لئے پہلے اس کے کہ ان کی ایک امانت کو کس کے سپرد کروں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اس امانت کو سپرد کر دوں۔ یہ بات کہنے پر چاروں طرف سے آوازیں آئیں کہ بے شک آپ کو اجازت ہے بہت بابرکت بات ہے اس پر میاں عبدالحی صاحب نے کہا کہ جب آپ نے مجھے اجازت دی ہے تو میں کمال خوشی سے یہ بات قبول کر کے بلیٰ کہتا ہوں۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۷۶)

رشتہ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا ارشاد

اس رشتہ کے طے ہونے کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

"میں نے آپ (حضرت خلیفہ اوّل۔ ناقل) کے ابتدائی زمانہ خلافت میں دوسری شادی کی اجازت طلب کی تھی لیکن ان دنوں میری صحت ایسی خراب تھی کہ آپ نے فرمایا کہ میں ابھی پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد وفات سے چند ماہ پہلے آپؓ نے ایک شخص کی درخواست مجھ کو بھیجی کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے کرنا چاہتا تھا اور اس کے متعلق مجھ سے دریافت کیا..... چونکہ وہ جگہ مجھے پسند نہ تھی اس لئے اس موقعہ پر میں نے چاہا کہ امۃ الحی آپ کی لڑکی کے لئے درخواست نکاح کروں لیکن یہ وہ دن تھے جب ایک شخص نے چند گمنام ٹریکٹ میرے خلاف شائع کئے تھے کہ مجھے خلافت کی تمنا ہے۔ ان ٹریکٹوں کے بعد مجھ کو یہ امر پیش کرنے کی جرأت نہ ہوئی ...... آپ کی بیماری کے دنوں میں مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ یہاں میرا رشتہ ہوگا۔ اس پر میں نے چاہا کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ آپ کے سامنے یہ معاملہ پیش کروں۔ لیکن وہی جماعت کے ابتلا کا خوف مجھ پر غالب رہا اور تیسرے دن آپ فوت ہو گئے۔ میں نے اپنی رؤیا کی بھی تعبیر کر لی۔ لیکن بعد میں چند اور لوگوں کو اسی قسم کی رؤیا آنے پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ منشاء الٰہی ہے۔ اور اس امر کو لڑکی کے جائز ولیوں کے سامنے پیش کر دیا۔ مگر میرا ارادہ تھا کہ دیر سے یہ رشتہ ہو تا کہ لوگوں کو کوئی ابتلاء نہ آئے۔ مگر پھر مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوا کہ (دوسروں کا۔ ناقل) خوف بھی ایک شرک ہے۔ اور میں نے اپنے نفس کی مخالفت کے لئے جلد یہ رشتہ کر لیا"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۷۷)

حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ کے بطن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جو اولاد ہوئی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔

(۱) صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ
ولادت ۱۹۱۶ء

(۲) صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ
ولادت ۷ر نومبر ۱۹۱۸ء

(۳) صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب
ولادت ۱۰ر نومبر ۱۹۲۴ء

حضرت سیدہ موصوفہ کی تاریخ ولادت ۱۹۰۱ء ہے۔ اور آپ نے عین جوانی کے عالم میں ۲۴ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

آپ کی یاد میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے لائبریری جاری کر رکھی ہے۔ جس کا نام امۃ الحی لائبریری ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ پر اپنے افضال و انعامات کی بارش برساتا رہے۔ اور آپ کے درجات جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

مرتب:۔ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

درخواستِ دعا

محترم سلیم الدین صاحب عباسی قائد مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی نے مع جملہ رفقائے کار کے تمام بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دعا کی مؤدبانہ درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس نئے سال میں دین کی وافر خدمت کی توفیق عطا کرے اور ہر قدم پر رہنمائی فرمائے۔ نیز جملہ عہدیداران کو مرکزی لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین (عبدالرشید عباسی معتمد [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

(موصولہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۵)

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے خاص لیے اور اہم پروگرام کے پیشِ نظر محترم صدر صاحب قائدین کی رپورٹوں پر فرداً فرداً تبصرہ تو نہ فرما سکے البتہ کہیں کہیں لفظی ابہام کی تشریح کے علاوہ قیادت صحتِ جسمانی کی رپورٹ کے سلسلہ میں آپ نے احمدی شعراء کے لئے نظمیں لکھنے کا ایک نیا میدان تجویز فرمایا اور وہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مبارک ارشاد کہ انصار اللہ جوانوں کے جوان ہیں۔ محترم صدر صاحب نے اس کا پہلا بند بھی تجویز کیا اور وہ ہے

ع

جوانوں کے ہو تم جواں اللہ اللہ

اس پر نظمیں لکھنے کی دعوت دی اور اعلان کیا کہ نظموں کا جائزہ لے کر اگلے سال اوّل اور دوم آنے والوں کو انعام دیا گیا۔

مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ

قائدین کرام کی رپورٹ کارگزاری سنائے جانے کے بعد مجلس شوریٰ کی کارروائی کا آغاز گیارہ بجے قبل دوپہر تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ صحیح فکر، صحیح سوچ اور صحیح فیصلوں تک پہنچنے کی توفیق دے۔

قائد مقامی کا تقرر

اجتماعی دعا کے بعد ایجنڈا میں درج شدہ تجاویز پر غور شروع ہوا۔ پہلی تجویز زعیم اعلیٰ ربوہ کو مجلس عاملہ مرکزیہ کا رکن مقرر کرنے کے علاوہ ان کے عہدہ کا نام زعیم اعلیٰ کی بجائے قائد مقامی رکھنے سے متعلق تھی۔ پانچ نمائندوں نے اس تجویز کے متعلق اپنی رائے دی۔ بالآخر یہ تجویز ان الفاظ میں متفقہ طور پر منظور کر لی گئی کہ "عہدہ کی تبدیلی کئے بغیر مجلس ربوہ کا زعیم اعلیٰ مجلس عاملہ مرکزیہ کا رکن ہوگا۔ ربوہ کا زعیم اعلیٰ صدر کا نامزد ہوا کرے گا۔ اس کے مطابق دستور اساسی کے متعلقہ قاعدہ میں ترمیم کی جائے۔"

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی منظوری سے متعلق تھی کہ آیا ان کی منظوری صدر مجلس دیں یا آخری منظوری کے لئے خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔

دس نمائندگان نے اس کے متعلق اپنی آراء پیش کیں۔ دورانِ بحث بڑے دلچسپ نکات اُٹھائے گئے۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب لاہور نے مشورہ دیا کہ اس تجویز کے بعض پہلو ابھی نامکمل ہیں اور مزید غور طلب ہیں اس لئے بجائے اسی شوریٰ میں فیصلہ کرنے کے ایک سب کمیٹی بنا دی جائے جو دوران سال اس کے سارے پہلوؤں پر غور کرے اور آخری صورت میں اگلے سال پیش کرے۔ چنانچہ محترم صدر صاحب نے شوریٰ کی اس متفقہ سفارش کو منظور فرما لیا اور شوریٰ کے مشورہ سے حسبِ ذیل احباب پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبد القادر صاحب نمائندہ گوجرانوالہ۔
۲۔ مکرم میجر (ریٹائرڈ) محمود احمد صاحب سرگودہا۔
۳۔ مکرم چوہدری احمد الدین صاحب فیصل آباد۔
۴۔ مکرم منور احمد جاوید صاحب لاہور
۵۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ گجرات۔
۶۔ مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب جھنگ صدر۔
۷۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سیالکوٹ
۸۔ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ۔
۹۔ مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب ساہیوال
۱۰۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم۔
۱۱۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۱۲۔ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب

قائد وقفِ جدید۔

آخر پر مکرم میجر سعید احمد صاحب لاہور نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نام بطور ایڈوائزر کے پیش کیا مگر چونکہ ایسی کوئی روایت پہلے موجود نہیں تھی اس لئے صدر مجلس نے ان سے کہا کہ اگر محترم صاحبزادہ صاحب کا نام ضروری سمجھتے ہیں تو بطور ممبر کمیٹی پیش کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا مناسب سمجھتے ہیں تو بے شک کر دیں۔ چنانچہ مکرم صاحبزادہ صاحب کو بھی بطور ممبر کمیٹی شامل کر لیا گیا۔

صدر کا انتخاب

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۳ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۹۲ میں انتخاب صدر کے طریق کار کے بارہ میں ترمیم سے متعلق تھی۔ سب سے پہلے مذکورہ قاعدہ زیرِ غور آیا۔ پانچ نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ اس قاعدہ میں "حسبِ ضرورت" کے الفاظ مناسب نہ سمجھے گئے اور مجلس عاملہ مرکزیہ کی تجویز کردہ ترمیم کو بجنسہٖ منظور کرنے کی سفارش کی جسے صدر محترم نے منظور فرما لیا۔ اب اس قاعدہ کی شکل یہ بن گئی ہے۔

"انتخاب صدر کے لئے مجالسِ مقامی سے نام منگوائے جائیں گے۔ انتخاب سے ایک ماہ قبل تک جس قدر نام موصول ہوں گے مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کرنے کے بعد جن ناموں کا انتخاب کے لئے پیش کرنا مناسب سمجھے انہیں مجالس ماتحت کو بھجوا دے گی جو صدارت کے لئے ان میں سے ایک نام کا انتخاب کریں گی اور اپنے نمائندگانِ شوریٰ کو ہدایت کریں گی کہ وہ شوریٰ انصار اللہ میں انتخاب صدر کے موقع پر اس کے حق میں ووٹ دیں۔"

(باقی)

لازمی چندہ جات
کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے
عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

نمازوں کو التزام سے پڑھو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوتیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۲۵۴)

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدینِ مقامی و اضلاع سے گزارش ہے کہ وہ ہر ماہ جائزہ لیتے رہیں کہ خدام صد سالہ احمدیہ جوبلی کے روحانی پروگرام میں کس حد تک شامل ہو رہے ہیں۔ ہر ماہ کے نفلی روزہ۔ روزانہ کے دو نفل اور تسبیحات پڑھنے کی یاد دہانی بھی بار بار کرائی جائے۔ جملہ خدام سے بھی درخواست ہے کہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں وہاں بعض شر پسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

احباب جماعت کو اپنے فائدہ کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے:۔

(۱) جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔

(۲) اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان کپڑے اور زیور نہ لائیں۔

(۳) اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لئی سے چسپاں کر دیں۔

(۴) گاڑی پر چڑھتے اور اترتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ، صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ کریں۔

(۵) بچوں کو زیور نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

(۶) اپنے بچوں کی ہمہ وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں یا اس کے بازو پر باندھ دیں۔

(۷) آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کے حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس نمبر نہ ہو اپنے سامان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں اگر کسی قسم کی کوئی دقت پیش آئے تو فوراً استقبالیہ کے عملہ کو اطلاع دیں۔

(۸) جہاں آپ کا قیام ہو جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔

(۹) ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اسٹیشن۔ نیز بسوں کے اڈہ یا جہاں کہیں بھیڑ ہو پوری تسلی۔ اطمینان اور وقار سے کام لیں ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔

(۱۰) اپنی جیبوں سے تمام روپے عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں نہ اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں تمام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔

(۱۱) مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص اہتمام کریں۔

(۱۲) دورانِ قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے احتراز کریں کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

(۱۳) اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور نرمی اور محبت سے اُسے سمجھائیں۔

(۱۴) سفر کے دوران متواتر استغفار۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی، پاکستان کے استحکام اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(۱۵) جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

(۱۶) جلسہ کے اوقات میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گزاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دوکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(۱۷) امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران میں کھلا رہتا ہے۔ اس لئے دوست ضرورت کے وقت دفتر تشریف لا سکتے ہیں۔

(۱۸) کوئی دوست اپنے ہمراہ کسی قسم کا اسلحہ نہ لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

"مولوی غلام رسول جوان صالح کراماتی"

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے احمدیت قبول کی تو ان کے علاقہ کے مولویوں نے ان پر فتویٰ کفر عائد کر دیا اور ہر طرف سے ان کی مخالفت کی جانے لگی۔ حضرت راجیکی رضؓ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس فتویٰ تکفیر کے بعد مجھے لا اِلٰہ اِلّا اللہ کی خالص توحید کا وہ سبق جو ہزار ہا مجاہدات اور ریاضتوں سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا ان علماء کی آشوب کاری اور رشتہ داروں کی بے اعتنائی سے پڑھا دیا اور وہ خدا جو صدیوں سے عنقا اور ہما کی طرح لوگوں کے وہم و گمان میں تھا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد نبوت کے توسط سے اپنی یقینی تجلیات کے ساتھ مجھ ذرّہ حقیر پر ظاہر ہوا۔ چنانچہ اس ابتدائی زمانہ میں جبکہ یہ علماء سوء گاؤں گاؤں میری کم علمی اور کفر کا چرچا کر رہے تھے مجھے میرے خدا نے الہام کے ذریعہ سے یہ بشارت دی

"مولوی غلام رسول جوان صالح کراماتی"

چنانچہ اس الہام کے بعد جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑے بڑے مولویوں کے ساتھ مباحثات کرنے میں نمایاں فتح دی ہے وہاں میرے ذریعہ سیّدنا حضرت امام الزمان علیہ السلام کی برکت سے انذاری اور تبشیری کراماتوں کا اظہار بھی فرمایا ہے جن کا ایک زمانہ گواہ ہے۔"

(حیاتِ قدسی جلد اول صفحہ ۲۲، ۲۳)

تعاونوا علی البرّ

دفتر وقف جدید کی طرف سے "عشرہ وصولی چندہ وقف جدید" از یکم تا ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۹ء منائے جانے کا اعلان الفضل میں ہو چکا ہے۔ انصار صاحبان بالخصوص زعماء و ناظمین صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں تاکیداً عرض ہے کہ وہ اس بارہ میں وقف جدید کے متعلقہ عہدیداران سے پورے طور پر تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نیز انصار اللہ کی تنظیم کے ذریعہ اس دوران ہونے والے کام یعنی وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹ معیّن اعداد و شمار کے ساتھ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد مکرم حکیم عبدالغنی صدر جماعت احمدیہ بستی شادی ضلع رحیم یار خاں کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں اپریشن ہوگا۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم والد صاحب کو صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین

(نذیر حکیم۔ سابق قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ۔ بہاولپور)

(۲) میرے بڑے بھائی محترم محمود احمد صاحب دل کی تکلیف ہو جانے سے پندرہ ایام سے آئی سی آئی ہسپتال کھیوڑہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد۔ آئی سی آئی پاکستان مینو فیکچررز لمیٹڈ کھیوڑہ ضلع جہلم)

(۳) عزیز مبارک احمد صاحب کا آرمی ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار چوہڑ کانہ)

(۴) خاکسار کے داماد مسمی شیخ انور حمید صاحب الوظیفی کی ٹانگ پر سخت چوٹ آئی ہے وہاں پر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالرحیم۔ بلال کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفترِ معلومات، فوری امداد و گمشدہ اشیاء

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ لاکھ سے زائد مہمان مرکزِ سلسلہ ربوہ میں تشریف لاتے ہیں۔ اس موقعہ پر نادانستہ بہت سی چیزیں تبدیل ہو جاتی ہیں یا گم ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ احباب سے درخواست ہے کہ:-

- ہر گم شدہ چیز کے متعلق فوری رپورٹ دفتر معلومات میں درج کرائیں۔
- اگر آپ کو نقدی یا زیور وغیرہ کوئی چیز ملے تو بحفاظت اوّلین فرصت میں دفتر معلومات میں پہنچا دیں۔
- اپنی نقدی، زیورات، گھڑیوں اور دیگر قیمتی اشیاء کی خود حفاظت فرمائیں۔
- اپنے کمسن بچے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ بچوں کے نام، ولدیت اور رہائش کا پتہ لکھ کر ضرور ان کی جیب میں ڈالے رکھیں۔

نوٹ:- "دفتر معلومات، فوری امداد و گمشدہ اشیاء" آپ کی خدمت کے لئے ۲۲ دسمبر سے دن رات چوبیس گھنٹے کھلا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظم معلومات، فوری امداد و گمشدہ اشیاء)

جلسہ سالانہ

کے ایام میں طبی امداد کی ڈیوٹی دینے کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحبان فوری طور پر اپنی خدمات خاکسار کو پیش فرما دیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

ضروری اعلان برائے تصحیح

روزنامہ الفضل میں ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ (از یکم مئی/ہجرت ۱۳۵۹ھش ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل/شہادت ۱۳۶۲ھش ۱۹۸۳ء) کے ضروری ہدایات کے کالم ۱ کے آخری فقرہ میں ایک تصحیح لازم ہے اور وہ یہ کہ "کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں" کی بجائے "با ترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں" پڑھا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

ولادت

۱۔ ۲۴ر فتح بروز منگل صبح ۹-۳۰ بجے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (A-13 کمرشل کالونی بہاولپور) کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "قرۃ العین" رکھا ہے۔ نومولودہ مکرم مولانا ابوالخیر محمد محب اللہ صاحب مربی سلسلہ کی نواسی اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بھتیجی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اسم بامسمّیٰ بنائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی وفادار اور خادمۂ دین بنے اور صحت و عافیت والی اور لمبی عمر پانے والی ہو۔ آمین۔ (حافظ محمد ابراہیم مربی سلسلہ احمدیہ)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو لڑکوں کے بعد مورخہ ۱۶ نومبر بروز جمعۃ المبارک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نفیسہ خالدہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور خادمۂ دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(محمد رفیق کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

حسبِ سابق ۲۷ دسمبر کو شام ۸ بجے فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ اس میں تمام احمدی ڈاکٹر صاحبان سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۱۷۸۹۷ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی رسیدات ۱ تا ۶۰ جاری شدہ ہیں اور ۶۱ تا ۱۰۰ کوری ہیں۔ جماعت احمدیہ لنگے کگھانوالی ضلع سیالکوٹ سے گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔

اگر کسی دوست کو علم ہو جائے تو نظارت بیت المال کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کو عرصہ سے اعصابی تکلیف ہے اور باوجود ہر قسم کے علاج معالجہ کے بائیں کولہے اور دائیں بازو کے درد میں تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (نور الدین خوشنویس۔ روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں

رہائشی پلاٹس۔ کمرشل پلاٹس۔ مکان، کوٹھی، زرعی زمین نیز ٹریکٹر، ٹرالی۔ ہل۔ تھریشر، موٹر سائیکل اور موٹر کار کی خرید و فروخت کے لئے الحمرا اسٹیٹس پر خود تشریف لائیے یا ۳۸۲۲ گھمائیے

پروپرائٹرز:- خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

الحمرا اسٹیٹس 699/A لاری اڈا روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ

حضرت حکیم نظام جان رح

کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ کافی ہے

حکیم عبد الحمید ○ مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ۱۹۰

گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ ○ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

ادویات پلاسٹک پیکنگ میں

ہمدرد رجسٹرڈ دواخانہ

بالمقابل ایوانِ محمود۔ گولبازار ربوہ